قرض واپس ملنے کی امید نہ رہی ہو تو زکوٰۃ کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-0274 تاریخ:03-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں کاغذ کی تھیلیاں سپلائی کرتا ہوں، کئی کسٹمرز کے پاس 3 سے 4 سال سے میرے تقریباً دس سے بارہ لاکھ روپے پھنسے ہوئے ہیں۔ جب بھی ان سے تقاضا کرتا ہوں وہ اس قرض کا اقرار تو کرتے ہیں مگر حالات کی تنگی کا رونا روتے ہیں، اب مہنگائی مزید بڑھ جانے کی وجہ سے میں ان رقوم کے ملنے سے تقریباً ناامید ہو چکا ہوں، پوچھنا یہ ہے کہ کیا مجھے اس رقم کی زکوٰۃ نکالنی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کی جو رقم کسٹمرز کے پاس ہے، اس رقم پر ہر سال زکوٰۃ لازم ہوتی رہے گی البتہ شریعت مطہرہ نے اس رقم کی زکوٰۃ نکالنے میں یہ آسانی ضرور دی ہے کہ آپ پر اس رقم کی زکوٰۃ فوراً نکالنا لازم نہیں ہے بلکہ اس رقم کی پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ نکالنا اس وقت لازم ہو گا جب کم از کم اتنی رقم وصول ہو جائے کہ جو نصاب کے پانچویں حصے کی مقدار کو پہنچتی ہو اور اگر خدانخواستہ آپ کی یہ رقم بالکل ہی وصول نہ ہوئی یا نصاب کے پانچویں حصے سے کم وصول ہوئی تو آپ پر اس رقم کی زکوٰۃ نکالنا لازم نہیں ہو گا۔

مدیون دَین کا اقرار کرتا ہے اور کسی وجہ سے رقم ادا نہیں کر پا رہا تو اس رقم پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ لازم ہو گی جیسا کہ درمختار میں ہے: ”(لو کان الدین علی مقر ملیء او) علی (معسر... لزم زکاۃ مامضی)“ یعنی: اگر دَین ایسے شخص پر ہے جو دَین کا اقرار کرتا ہے، چاہے وہ خوشحال ہو یا تنگدست۔۔۔ دائن پر پچھلے سالوں کی زکوٰۃ لازم ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 219، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطا)

دَینِ قوی کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق فتاوی قاضی خان میں ہے: ”ففی الدین القوی تجب الزکاۃ

اذا حال الحول ویتراخی الاداء الی ان یقبض اربعین درھما، و کلما قبض اربعین درھما یلزمہ درھم "یعنی: دَینِ قوی میں سال گزرنے پر زکوۃ لازم ہوگی اور ادائیگیِ زکوۃ چالیس درہم وصول ہونے تک مؤخر ہوسکتی ہے۔ جب جب چالیس دراہم وصول ہوں گے ایک درہم کی ادائیگی بطور زکوۃ لازم ہوگی۔

(فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ223، مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دَینِ قوی کے **متعلق** ارشاد فرماتے ہیں:

"تجارتی مال کا ثمن یا کرایہ، مثلاً اُس نے بہ نیتِ تجارت کچھ مال خریدا وہ قرضوں کسی کے ہاتھ بیچا تو یہ دَین جو خرید اپر آیا دَینِ قوی ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ162، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دَینِ قوی کی زکوۃ کے **متعلق** فرماتے ہیں:

"دو قسم سابق میں تجارت دین ہی سال بسال زکوۃ واجب ہوتی رہے گی مگر اس کا ادا کرنا اُسی وقت لازم ہوگا جبکہ اُس کے قبضہ میں دَینِ قوی سے بقدر خُمس نصاب یا متوسط سے بقدر کامل نصاب آئیگا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ162، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

پھنسی ہوئی رقم بالکل بھی وصول نہ ہو یا نصاب کے خُمس سے کم وصول ہو تو اس کی زکوۃ نکالنا لازم نہیں جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "عمرو پر زید کے تین سو درہم شرعی دَینِ قوی تھے، **پانچ برس بعد چالیس درہم سے کم وصول ہوئے تو کچھ نہیں**، اور چالیس ہُوئے تو صرف ایک درہم دینا آئے گا اگرچہ پانچ برس کی زکوۃ واجب ہے کہ سالِ اوّل کی بابت ان چالیس درہم سے ایک درہم دینا آیا یا اب انتالیس رہ گئے کہ خُمس نصاب سے کم ہے لہٰذا باقی برسوں کی بابت ابھی کچھ نہیں۔۔۔۔ یونہی جب دَینِ قوی سے خُمس نصاب اور متوسط سے پُورا نصاب ہوتا جائے گا اسی حساب سے اتنے کی زکوۃ سنین گزشتہ کی زکوۃ واجب الادا ہوتی جائے گی، اگر کل وصول ہوگا کل کی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ162، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جس دَین کی وجہ سے دائن پر گزشتہ سالوں کی زکوۃ لازم ہوتی ہے اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”اگر دَین ایسے پر ہے جو اس کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے یہاں اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا یا وہ منکر ہے، مگر اُس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا، سالہائے گزشتہ کی بھی زکاۃ واجب ہے۔“

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ877، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

دَینِ قوی کی زکوٰۃ کے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”دَین قوی کی زکاۃ بحالتِ دَین ہی سال بہ سال واجب ہوتی رہے گی، مگر واجب الادا اُس وقت ہے جب پانچواں حصہ نصاب کا وصول ہو جائے، مگر جتنا وصول ہوا اُتنے ہی کی واجب الادا ہے یعنی چالیس درم وصول ہونے سے ایک درم دینا واجب ہو گا اور اسّی ۸۰ وصول ہوئے تو دو، وعلیٰ ہذا القیاس۔“

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ906، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

26 ذو الحجۃ الحرام 1445ھ/03 جولائی 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com